خلافت لائبریری۔ ربوہ

سوموار | 30- ستمبر 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 222 | سوموار 16 جمادی الاول ـ 1417ھ 30 تبوک 1375ہش 30 ستمبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوشش کرو اور دعائیں مانگو کہ وہ تمہیں صادق بنادے

نرا زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں بلکہ کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو کہ وہ تمہیں صادق بنادے اس میں کاہلی اور سستی سے کام نہ لو بلکہ مستعد ہو جاؤ اور اس تعلیم پر جو میں پیش کر چکا ہوں۔ عمل کرنے کے لئے کوشش کرو اور اس راہ پر چلو جو میں نے پیش کی ہے۔ عبداللطیف کے نمونہ کو ہمیشہ مدنظر رکھو کہ اس سے کس طرح پر صادقوں اور وفاداروں کی علامتیں ظاہر ہوئی ہیں یہ نمونہ خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے پیش کیا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

سابق بالخیرات بننا چاہئے۔ ایک ہی مقام پر ٹھہر جانا کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔ دیکھو ٹھہرا ہوا پانی آخر گندہ ہو جاتا ہے۔ کیچڑ کی صحبت کی وجہ سے بدبودار اور بدمزا ہو جاتا ہے۔ چلتا پانی ہمیشہ عمدہ ستھرا اور مزیدار ہوتا ہے اگرچہ اس میں بھی نیچے کیچڑ ہو مگر کیچڑ اس پر کچھ اثر نہیں کر سکتا۔ یہی حال انسان کا ہے کہ ایک ہی مقام پر ٹھہر نہیں جانا چاہئے۔ یہ حالت خطرناک ہے۔ ہر وقت قدم آگے ہی رکھنا چاہئے۔ نیکی میں ترقی کرنی چاہئے ورنہ خدا تعالیٰ انسان کی مدد نہیں کرتا اور اس طرح سے انسان بے نور ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ آخر کار بعض اوقات ارتداد ہو جاتا ہے۔ اس طرح سے انسان دل کا اندھا ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 456)

خدا تعالیٰ کے افضال و احسانات کو کوئی شمار نہیں کرسکتا

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔ امام جماعت احمدیہ الاول)

حقیقت یہ ہے انسان اللہ تعالیٰ کی ہستی کی برابر اور ہستی کو یقین نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کو اسماء میں افعال میں یکتا، وجود و بقاء میں یکتا۔ تمام نقائص سے منزہ اور تمام خوبیوں سے معمور یقین کرے وہی معبود حقیقی ہے اس کے سوا کسی دوسرے کی عبادت جائز نہیں۔ عبادت کا مدار ہے حسن و احسان پر۔ پھر یہ دونوں باتیں بدرجہ کامل کس میں موجود ہیں۔ اللہ ہی میں۔ احسان دیکھ لو تم کچھ نہ تھے تم کو اس نے بنایا۔ کیسا خوبصورت، تنومند اور دانشمند انسان بنادیا۔ بچے تھے ماں کی چھاتیوں میں دودھ پیدا کیا۔ سانس لینے کو ہوا، پینے کو پانی، کھانے کو قسم قسم کی لطیف غذائیں، طرح طرح کے نفیس لباس اور آسائش کے سامان کس نے دیئے؟ خدا نے!! میں کہتا ہوں کیا چیز ہے جو انسان کو فطرتاً مطلوب ہے اور اس نے نہیں دی۔ سچی بات یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے احسان اور افضال کو کوئی گن ہی نہیں سکتا۔ حسن دیکھو تو کیسا اکمل، ایک ناپاک قطرہ سے کیسی خوبصورت شکلیں بناتا ہے۔ کہ انسان محو ہو کر رہ جاتا ہے۔ پاخانہ سے کیسی سبز اور نرم دل خوش کن کونپل نکالتا ہے۔ انار کے دانے کس لطافت اور خوبی سے لگاتا ہے۔ ادھر دیکھو ادھر دیکھو آگے پیچھے دائیں بائیں۔ جدھر نظر اٹھاؤ گے اس کے حسن کا ہی نظارہ آئے گا۔ اور یہ بالکل سچی بات پاؤ گے۔ (زمین و آسمان کی ہر چیز اللہ کی تسبیح کر رہی ہے) ساری دنیا میں جس قدر مذاہب باطلہ ہیں انہیں دیکھو گے تو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے کسی اسم یا صفت کا انکار کیا ہے اور اسی انکار نے ان کو بطلان پر پہنچا دیا ہے۔ ایک بت پرست اگر خدا تعالیٰ کو علیم، خبیر، سمیع، بصیر، قادر جانتا ہے تو کیوں پتھر شجر، ہوا، سورج، چاند اور ارزل ترین چیزوں کے سامنے سجدہ کرتا اور اس کی استتی کرتا ہے۔ اور کوئی جواب نہیں ملتا تو یہی عذر تراش لیا کہ ہماری عبادت صرف اسی لئے ہے کہ یہ اصنام و معبود ہم کو خدا تعالیٰ کے حضور پہنچادیں اور مقرب بارگاہ الٰہی بنادیں۔

اصل یہی ہے کہ وہ اس بات کے قائل نہیں ہیں کہ خدا تعالیٰ ہر غریب و گنہگار کی آواز سنتا ہے اور ہر اک دور شدہ کو نزدیک کرنا چاہتا ہے۔ اونچی آواز سے پکارو یا دھیمی آواز سے وہ سمیع ہے۔ اگر ایسا مانتے تو کبھی بھی وہ مخلوق عاجز اور ناکارہ مخلوق کے آگے ہاں ان اشیاء کے آگے جو انسان کے لئے بطور خادم ہیں سر نہ جھکاتے اور یوں اپنے ایمان کو نہ ڈبوتے۔

(از خطبہ 21۔ اپریل 1899ء)

دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ہلاکت کی راہوں سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محترم شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی کو سپرد خاک کردیا گیا

○ ربوہ: 28- ستمبر 1996ء۔ محترم شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی کو آج بعد عصر بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ آپ 28- ستمبر کی صبح 2 بجے لاہور میں انتقال کر گئے تھے۔

محترم شیخ صاحب کا جنازہ دارالذکر لاہور میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد دعوت الی اللہ نے ساڑھے نو بجے دن پڑھایا جس میں اہل لاہور کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ بعد ازاں ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں بیت المبارک میں بعد عصر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے جنازہ پڑھایا۔ اہل ربوہ کی ایک بڑی تعداد جنازہ میں شامل تھی۔ محترم مولانا نے محترم شیخ صاحب کی وفات کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ محترم شیخ مبارک محمود صاحب اگرچہ واقف زندگی نہیں تھے لیکن انہوں نے عملاً اپنی ساری زندگی بطور واقف زندگی گزاری۔ جنازہ کے بعد میت کو بہشتی مقبرہ لے جایا گیا جہاں تدفین مکمل ہونے کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔ احباب سے محترم شیخ صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرمہ فہمیدہ منیر صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد صاحب قریشی ماڈل ٹاؤن لاہور لندن کے ایک ہسپتال میں جگر کی تبدیلی کے لئے داخل ہیں۔ اور بہت کمزور ہو چکی ہیں۔ ڈاکٹر ٹیسٹ کر رہے ہیں شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم نعیم الدین بھٹی صاحب کارکن دفتر صدر۔ صدر انجمن احمدیہ (ابن مکرم حسن الدین بھٹی صاحب دارالنصر غربی) کو مورخہ 96-9-16 کو بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام حضرت صاحب نے ازراہ شفقت تنزیل احمد نظیف عطا فرمایا ہے بچہ وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم عبدالسلام بھٹی صاحب میرا بھڑ کا آزاد کشمیر جنہوں نے 1971ء میں راہ خدا میں جان قربان کی کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک و خادمہ دین بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

30- تبوک 1375 ھش 30 - ستمبر 1996ء

انسان سچا ہے - مگر

انسان ہمیشہ سچ بولتا ہے۔ یعنی جب تک اسے اپنے کسی مفاد کے حصول کے لئے جھوٹ نہ بولنا پڑے وہ جھوٹ نہیں بولتا۔ یہ انسانی فطرت کی نیکی ہے۔ کوئی اس سے راستہ پوچھے اور اسے راستہ معلوم ہو تو وہ درست راستہ ہی بتلاتا ہے یعنی راستے کے متعلق سچ بولتا ہے۔ اسی طرح ہر بات میں وہ سچ بولتا ہے لیکن فطرت کی خامی یہ ہے کہ جب سچ اس کے مفاد سے ٹکرائے اور وہ یہ سمجھے کہ سچ بولنے سے وہ اپنے لئے ضرر کا راستہ پیدا کرلے گا تو سوائے اس کے کہ انسان بہت اعلیٰ کردار کا ہو وہ پھسل جاتا ہے اور جھوٹ بولنے پر آمادہ ہو جاتا ہے اور اس بات میں خوشی محسوس کرتا ہے کہ اس نے کسی کو پتہ ہی نہیں چلنے دیا اور جھوٹ بول کر اپنا مفاد حاصل کرلیا ہے۔ اگرچہ اس کی زندگی میں ایسی باتیں بہت کم ہوتی ہیں جہاں جھوٹ اس کے مفاد سے ٹکرائے اور اس لئے وہ سچ زیادہ بولتا ہے اور جھوٹ کم۔ لیکن اس کے باوجود کہا جاسکتا ہے کہ اسے اپنی فطرت پر اتنا مضبوط کنٹرول حاصل نہیں کہ ضرر برداشت کرلے اور سچ کو نہ چھوڑے۔ بچپن ہی سے وہ ایسے حالات سے دوچار ہونے لگتا ہے کہ کہیں نہ کہیں سچ اس کے مفاد سے ٹکرا جاتا ہے۔ بچہ سکول دیر سے جاتا ہے تو عام طور پر جھوٹ بول کر سزا سے بچتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اگر اس نے سچ بولا تو اسے سزا ملے گی۔ اور یہ سزا کا ملنا اس کے مفاد سے ٹکراتا ہے۔ بڑا ہوتا ہے تو اپنے کاروبار کا خیال رکھتا ہے۔ کاروبار کو بڑھاوا دینے کے لئے اگر اس کے راستے میں سچ حائل ہوتا ہو تو وہ سچ کے نقصان سے بچنے کے لئے جھوٹ بول دیتا ہے۔ اگرچہ شب و روز سچ ہی سے کام لیتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ قدم قدم پر جھوٹ بولے۔ ہر بات میں جھوٹ بولے۔ ایسا کرے تو وہ ایک قدم بھی چل نہیں سکتا۔ لیکن سچ بولتے بولتے اسے کہیں نہ کہیں اس بات کی ضرورت پڑ جاتی ہے یا وہ ضرورت محسوس کرنے لگتا ہے کہ اگر اب سچ بولا تو نقصان ہوگا اور وہ جھوٹ بول دیتا ہے۔

جھوٹ بولنے کے متعلق ہمیشہ یہ کہا جاتا ہے کہ جھوٹ اس وقت بولا جاتا ہے جب انسان کو اس بات کا خیال ہو کہ کوئی اس کے جھوٹ کو جھوٹ نہیں سمجھے گا۔ کوئی اسے دیکھ نہیں رہا۔ کوئی اس کی جانچ پڑتال نہیں کر رہا۔ کسی کو معلوم ہی نہیں ہوگا کہ اس نے جھوٹ بولا ہے۔ لیکن اگر اسے معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ تو اسے دیکھتا ہے۔ تو وہ اپنے سر پر لٹکی ہوئی تلوار دیکھ کر بھی جھوٹ بولنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ خدا کا وجود اور اس کی قدرت اس کے سامنے ہوگی۔ اور وہ سچ ہی بولے گا۔ گویا کہ جھوٹ کے وقت انسان خدا تعالیٰ کا نہیں رہتا کسی اور معبود کا ہو جاتا ہے اور اگر اس معبود کو جھوٹ کا نام دیا جائے تو نامناسب بھی نہیں ہوگا۔ اس معبود کی خاطر وہ جھوٹ بول دیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اسی جھوٹ کی وجہ سے اس کا جھوٹا معبود اس کی مدد کرے گا۔

لیکن جیسا کہ ہم نے کہا ہے کہ اچھے کردار کے لوگ اگر سچ سے انہیں ضرر بھی پہنچے تو اس ضرر کو اس لئے برداشت کرلیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ جھوٹ کو پسند نہیں کرتا۔ اور جھوٹ بولنے والے کی دل کی کیفیت سے وہ خوب آگاہ ہوتا ہے اور جب چاہے اسے اس جھوٹ کی سزا دے سکتا ہے۔ یہی ایک بات ہے جو انسان کو تمام نیکیوں کی طرف مائل کرتی ہے۔ جھوٹ نیکیوں سے دور لے جاتا ہے اور سچ نیکیوں کی طرف کشش پیدا کرتا ہے۔

پس اگر ہم ان بعض لمحات میں جب سچ کو آڑے آتے دیکھتے ہیں، بھی سچ بولیں تو کہا جاسکتا ہے کہ ہم نے ساری زندگی سچ کے بل بوتے پر گزاری ہے۔ لیکن اگر لمحاتی طور پر بھی اس راستے سے ہٹ جائیں تو پھر سچ ہماری زندگی کا معیار نہیں کہلا سکتا۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم ہمیشہ سچ بولیں اور جس لمحے سچ ہماری کامیابی' ہماری ترقی یا ہماری خواہش میں روک بنے وہاں بھی سچ ہی بولیں اور اس طرح سے ہمیشہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔

قدغن سے تو پھیلے گی ہر اک بات جہاں میں
سنّاٹے کا ہر شور ہے آواز سے بڑھ کر
غیروں کی سمجھ میں نہ کبھی آئے گی یہ بات
یہ بات حقیقت میں ہے اعجاز سے بڑھ کر

ابو الاقبال

○

آپ در کھول کر بلاتے ہیں
نالے یوں بھی تو راہ پاتے ہیں

ضبطِ غم کو ہم آزماتے ہیں
تم سمجھتے ہو مسکراتے ہیں

اس گلی میں ہمیں ہوں کیوں ملزم
اور بھی لوگ آتے جاتے ہیں

آگ سینہ میں لگ رہی ہو اگر
آنسوؤں سے اسے بجھاتے ہیں

کتنے نازک ہیں سازِ زیست کے تار
دل کی دھڑکن سے ٹوٹ جاتے ہیں

جن سے تم روٹھ جاتے ہو اے دوست!
کیا وہ دل سے بھی بھول جاتے ہیں

ان کا غصہ بھی ہے بجا ناہید
آؤ چل کر انہیں مناتے ہیں

عبدالمنان ناہید

چندہ تحریک جدید کی وصولی کیلئے عہدیداران سے ضروری گذارش

○ تحریک جدید کا سال نمبر 62 بہت جلد اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ جماعتوں کے عہدیداران سے گذارش ہے کہ اس ماہ میں چندہ تحریک جدید کی وصولی سو فیصدی کرکے نئے سال کی تیاری کریں۔ جملہ ذیلی تنظیموں سے مدد لیکر کام کیا جائے جن کے ذمہ بقایا ہے ان کی فہرستیں تیار کرلی جائیں اور وصولی کے لئے مناسب تعداد میں محصلین مقرر کرکے گھر گھر جاکر چندہ تحریک جدید کی وصولی کا انتظام کیا جائے وصول شدہ چندہ تحریک جدید اولین فرصت میں مرکز بھجوانے کا اہتمام کیا جائے محترم امیر / صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ چندہ تحریک جدید کی وصولی سو فیصد تک پہنچائی جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کی مساعی میں برکت دے۔

(ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید)

پتہ درکار ہے

○ مکرم چوہدری جمیل الرحمان صاحب ابن مکرم عبداللہ عطاء الرحمان صاحب نے 1981ء میں کراچی سے وصیت کی وصیت کا نمبر 25194 ہے۔ اگر موصی خود پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو ان کے بارے میں علم ہو تو دفتر وصیت کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا ابو العطاء صاحب کا دورۂ ایران

ایرانیوں کی اچھی عادات میرے قیام کے لئے میاں محمد افضل صاحب نے اپنے مکان کا ایک کمرہ مخصوص کر دیا تھا۔ یہ مکان ان کا ذاتی مکان ہے۔ اور تفاول یہ ہے کہ تہران کے خیابان سلمان الفارسی پر واقع ہے۔ جب ہم کمرہ میں داخل ہوئے تو سب نے جوتے باہر اتار دیئے اور مجھے بتایا کہ جاپان کی طرح ایرانیوں میں بھی یہ رواج ہے کہ جوتے باہر اتار دیتے ہیں جیسے کہ جاپان کے متعلق عزیزم عطاء المجیب مربی جاپان نے اپنے مضمون مندرجہ الفرقان میں لکھا ہے۔ اس رواج سے قالین وغیرہ صاف ستھرے رہتے ہیں یہ رواج عام طور پر ایرانیوں میں پایا جاتا ہے۔

ایرانیوں میں جذبہ سیر و تفریح میں نے اپنے عرصہ قیام میں محسوس کر لیا کہ اہل ایران میں ایک نہایت اچھی عادت یہ ہے۔ کہ وہ فرصت ملتے ہی۔ پارکوں سیرگاہوں اور تفریحی مقامات میں چلے جاتے ہیں۔ خود تہران میں پارک بکثرت ہیں۔ اور ان میں عورتوں اور بچوں کے لئے علیحدہ اوقات بھی مقرر ہیں خود حکمران شہنشاہ معظم (معزول شاہ ایران) بھی لوگوں کی صحت اور تفریح کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ متعدد پارک اور باغ ان کے اور ان کی بیگم صاحبہ کے ناموں پر ہیں۔ لوگوں میں یہ بھی اچھی عادت ہے کہ وہ سیرگاہوں سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس کا ان کی صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔

مجھے بھی دوستوں نے تہران کی تقریباً بیس سیرگاہوں کی سیر کروائی اور تہران میں یوم تعطیل جمعہ ہے۔ اس دن جملہ دفاتر اور کارخانہ وغیرہ بند ہوتے ہیں۔ ان میں دوسرا یوم تعطیل جمعرات ہوتی ہے۔ اس لئے کارکنوں کو دو دن کی اکٹھی چھٹی ہو جاتی ہے۔ اور وہ ان دونوں کو سیر و تفریح میں گزارتے ہیں۔

ایرانیوں میں مذہبی جذبہ ایرانیوں کی بہت بڑی اکثریت شیعہ ہے۔ مگر دوسرے مذاہب زرتشتی' یہودی' عیسائی وغیرہ اور دیگر فرقوں کے لوگ بھی پائے جاتے ہیں۔ حکومت کا ایسا رویہ ہے کہ باہم مذاہب و فرقوں میں عملی چپقلش نہیں ہوتی۔ سب لوگ اپنے مذہب سے سروکار رکھتے ہیں۔ اور اپنے کاروبار میں مصروف رہتے ہیں۔ شیعہ صاحبان حضرت امام مہدی علیہ السلام کے لئے شدت سے چشم براہ ہیں۔ وہ زیادہ تر امام غائب کی انتظار کر رہے ہیں۔ اس بارہ میں ایرانیوں کی کتابیں بکثرت شائع کی جا رہی ہیں۔ علماء کی طرف سے تلقین ہوتی ہے۔ کہ ہر شخص جب امام غائب کا ذکر کرے تو عجل اللہ فرجہ کا دعائیہ فقرہ ضرور کہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلدی ظاہر فرمائے۔ وہ یہ دعا صدیوں سے مانگ رہے ہیں۔ جب عوام میں ایک رنگ کی مایوسی ہونے لگتی ہے تو پھر ہوشیار لوگوں کی طرف سے تحریک جاری کر دی جاتی ہے۔ مساجد بھی امام الزمان کے نام پر تعمیر ہوتی ہیں۔ ایران میں بزرگان سلف کے مزار کافی ہیں۔ اور ہر مزار پر سینکڑوں ہزاروں لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اور سجدے کرتے ہیں۔ اور دعائیں مانگتے ہیں۔

شہر قم کی زیارت 15 جولائی کو عزیزم نثار احمد کی موٹر میں اخویم محمد افضل صاحب اور دیگر رفقاء کے ساتھ "قم" گئے۔ راستہ میں کافی علاقہ بنجر نظر آتا ہے۔ ہر جگہ تیل نکالنے والی کمپنیاں مصروف کار دکھائی دیتی ہیں۔ بڑی بڑی عمارتیں تیار کر رکھی ہیں۔ راستہ میں اور شہر قم میں خاصی گرمی تھی۔ یہ سو میل کے لگ بھگ راستہ ہے قم میں دار التبلیغ اسلامی قائم ہے۔ بڑی عمدہ اور وسیع عمارت ہے۔ اس جگہ مختلف ممالک کے شیعہ طلباء اپنی مذہبی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ لائبریری بھی موجود ہے۔ ہم جب وہاں پہنچے تو چھٹی ہو چکی تھی۔ سب طلبہ سیاہ چوغہ اور سیاہ عمامہ پہنتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ درس میں شمولیت کے لئے یہ لازمی شرط ہے۔ طلبہ میں پاکستان کے بعض طلباء بھی موجود تھے۔ طلباء کے اخراجات کا ادارہ کی طرف سے انتظام ہوتا ہے۔ شہر قم صاف ستھرا قدیمی شہر ہے۔ بتایا گیا کہ قم کی شہرت اس لئے ہے کہ دوسرے علاقوں کے لئے یہاں سے علماء بھیجے جاتے ہیں۔ اور دوسرے شہروں سے مردے دفن کے لئے قم لائے جاتے ہیں۔

احباب جماعت کے استفسارات کے جوابات احباب جماعت نے خواہش کی کہ بعض دینی مسائل کا جواب دیا جائے۔ چنانچہ ہر جمعہ کے روز قریباً دو گھنٹے تک یہ سلسلہ گفتگو جاری رہتا۔ فقہی اور دینی سوالات بھی کئے گئے۔ مختلف مذاہب کے خیالات و عقائد کے بارے میں بھی پوچھا گیا۔ پھر احباب کے اصرار پر دیگر کوائف سے جماعت کے افراد کو آگاہ کیا گیا۔ اس سوال و جواب میں احباب بہت دلچسپی لیتے رہے۔

ایران میں ایک (—) امانت سر زمین ایران میں حضرت شہزادہ عبد الحمید صاحب ایک بزرگ مربی سلسلہ احمدیہ مدفون ہیں۔ آپ 13۔ جولائی 1924ء کو پیغام حق پہنچانے کے لئے ایران روانہ ہوئے تھے۔ 16۔ اکتوبر 1924ء کو مشہد پہنچے چند روز بعد تہران پہنچ کر وہاں قیام فرمایا۔ 22 فروری 1948ء کو وہاں ہی وفات پا گئے۔ بہت برگزیدہ انسان تھے۔ جب میں اس سال ایران روانہ ہونے لگا تو حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ نے بڑی محبت سے فرمایا کہ "شہزادہ عبد الحمید صاحب کی قبر پر دعا کے لئے ضرور جانا" میں نے شہزادہ صاحب کی قبر تلاش کی۔ مگر اس کا پتہ نہ چل سکا۔ بتایا گیا کہ اس علاقہ میں وہ قبریں تھیں۔ بعد ازاں ان قبروں کے برابر عمارات بن گئی تھیں۔ جس سے صدمہ ہوا۔ بہرحال حضرت شہزادہ صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کی۔ سر زمین ایران میں احمدیت کی یہ ایک — امانت ہے۔

احباب تہران کا مخلصانہ سلوک میری مستقل رہائش تو عزیزم میاں محمد افضل صاحب کے ہاں تھی۔ ان کے گھر والے ہی کھانے پینے کا پورا بلکہ ضرورت سے زیادہ اہتمام کرتے تھے۔ دوسرے احباب نے بھی وقت کی گنجائش کے لحاظ سے چائے ناشتہ اور کھانے کا اہتمام فرمایا۔ ایسے مواقع پر متعدد دوست جمع ہوتے تھے۔ اور کافی مسائل پر بھی گفتگو ہوتی تھی۔ ان احباب میں اصل میزبان کے علاوہ نثار احمد' چوہدری نعمت علی صاحب' چوہدری عزیز احمد صاحب' چوہدری منیر احمد خان صاحب ملک مشتاق احمد خان صاحب' مکرم عبد الخالق صاحب بٹ' قریشی داؤد احمد صاحب سید عاشق حسین صاحب شاہد' مسعود رشید احمد خان صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر بخشے آمین۔

لجنہ اماء اللہ سے خطاب محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت سیدہ ام متین صاحب (———) نے وہاں ایک خط میں لکھا کہ "ابو العطاء صاحب کے آنے پر کوئی وعظ بھی کرا لیں۔ چنانچہ محترمہ پروین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ تہران کے زیر اہتمام وہاں پر خواتین کا ایک اجتماع ہوا اور خاکسار نے بہنوں کو اپنے فرض سے آگاہ کیا۔ اور انہیں مرکز کی طرف سے عائد شدہ ذمہ داریوں کے ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

بندر پہلوی کی سیر۔ یوں تو ایران مجموعی طور پر بہت عمدہ ملک ہے۔ قدرت نے بھی اسے نہایت قیمتی مواہب سے نوازا ہے۔ اور ملک کی ہیئت حاکمہ نے بھی اس وقت ملک کی بہتری کے لئے قابل تعریف کام کیا ہے۔ شہروں کے پارکوں میں بہتے پانیوں پر بلند درختوں کے سایہ میں گرج یا آب علی وغیرہ کی مشہور سیرگاہیں شمران کی پہاڑی اور اس کے چشمے ہوں یا شیر کا میدان فردوسی ہو سب مقامات جاذبیت رکھتے ہیں۔ لیکن مجھے آخری ایام میں بندر پہلوی کی تفریحی سیر کا جو موقع میسر آیا وہ ایک ناقابل فراموش واقعہ ہے۔ 22 جولائی سے 25 جولائی تک چار دن کی تعطیلات تھیں۔ ایسے فرصت کے مواقع پر ایرانی اپنی فرصت کے مطابق سیر و تفریح کے لئے نکل کھڑے ہوتے ہیں۔

بندر پہلوی بحیرہ کیسپین پر شمالی ایران میں روسی سرحد کے قریب نئی اور عمدہ بندگاہ ہے۔ تہران سے قریباً چار سو کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس سفر کا آخری حصہ بہت ہی خوشگوار تھا۔ تہران سے تو سڑک کے کنارے کٹے ہوئے گندم کے پودوں کے کھلیان تھے۔ آخری حصہ میں دونوں طرف اونچے درخت اور دھان کے سرسبز لہلہاتے کھیت تھے۔ اخباری بیانات اور مشاہدہ کے مطابق قریباً دس لاکھ آدمی بندر پہلوی پہنچ رہے تھے۔

کاروں کا بلاناغہ تانتا بندھا ہوا تھا۔ ہر قافلہ اپنی مستقل حیثیت رکھتا تھا تہران سے بذریعہ بس پینتیس افراد اور بذریعہ کار پانچ افراد تھے۔ احمدیوں کے اس قافلے کے لئے جن میں ایک شیعہ دوست بھی تھے مکرم مبارک احمد صاحب آف بندر پہلوی نے رہائش کا انتظام کر رکھا تھا۔ کھانے کا انتظام بھی اکثر اوقات جناب مبارک احمد صاحب اور جناب افتخار احمد صاحب آف رشت نے کیا تھا۔ سمندر کے کنارے پر نہانے کا عمدہ انتظام تھا۔ مگر ہجوم بے انداز تھا۔ اس لئے ہم لوگوں نے بندر پہلوی کے ساحل سے قریباً تیس کلومیٹر دور "چال" نامی جگہ پر جہاں پانی بھی شفاف تھا اور ہجوم بھی نہ تھا ہفتہ کا دن گزارنے کا انتظام کیا۔ اور سب سمندر میں نہائے۔ مجھے بھی دو گھنٹے تک نہانے کا موقع ملا۔ اس عرصہ میں سمندر اور شہر کی سیر کے علاوہ مردہ آب یعنی سمندر کے اس حصہ میں جہاں پانی کھڑا ہے قریباً پچاس میل تک لانچ پر سیر کی۔ مرغابیوں کی ڈاریں اور کنول کے پودے بھی بکثرت تھے۔ الغرض یہ تین چار دن نہایت پر لطف تھے۔ 25 جولائی کو تین بجے بذریعہ کار واپسی ہوئی۔ رشت میں کچھ دیر ٹھہرے یہ ایک تجارتی شہر ہے قزوین میں مختصر قیام کیا گیا۔ راستہ کی آبادیوں محمود آباد' منجیرہ' شریف آباد وغیرہ کو دیکھتے ہوئے ہم سات بجے شام بخیریت تہران پہنچے۔

احباب تہران نے عزیزم محمد افضل کے مکان پر بعد عشاء ایک تقریب پیدا کی۔ جو ساڑھے گیارہ

باقی صفحہ 6 پر

ایک اچھی بات

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں اور نفس کی قربانی کرتے ہیں ان پر الٰہی قرب و انوار و برکات اور قبولیت کے آثار ظاہر ہوتے ہیں اور بہشت کا نقشہ ان پر کھولا جاتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ

طارق بلوچ - کیل - جرمنی

میری پیاری امی جان محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ناصر احمد صاحب ظفر بلوچ 26 نومبر 1995ء کی ایک ڈھلتی شام اچانک ہارٹ فیل ہو جانے کی وجہ سے اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ امی جان کا انتقال عین اس روز ہوا جب مجھے قریباً چھ سال بعد پہلی دفعہ واپس وطن جانے اور ان سے ملنے میں فقط بارہ روز باقی رہ گئے تھے۔ وہ ایک طویل مدت سے میری واپسی کی منتظر چلی آ رہی تھیں۔

میری پیاری امی کی شخصیت کا جزو اعظم دین کے ساتھ ان کی گہری وابستگی تھا۔ اور جہاں تک میں نے دیکھا اور محسوس کیا انہوں نے اپنے عمل کو اور اپنی سوچوں کو اس ارشاد خداوندی (یعنی تو (ان سے) کہہ دے کہ میری (عبادت) اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے) کی روشنی میں ہی ترتیب دے رکھا تھا۔ اور اس کی پیروی کو وہ اپنا نصب العین سمجھتی تھیں۔ گویا ان کا اپنا کچھ بھی نہیں تھا۔ بس اللہ ہی اللہ تھا۔ اور میں نے یہ دیکھا کہ اس دینی پہلو کے باوصف اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر ایک عجیب طرح کی مقناطیسی کشش رکھ چھوڑی تھی۔ ان سے جو بھی کوئی ملتا وہ اپنے لئے ایک باوقار اپنائیت اور جاذبیت کا احساس محسوس کرتا۔ ان کے دھیمے پن' ان کے احساس مروت' اخلاق اور حیا داری اور دردمندی کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکتا۔ وہ محض پابند عبادات ہی نہ تھیں بلکہ آخر شب کی عبادت بھی باقاعدگی سے ادا کرتیں۔ اور جب کلام الٰہی کی تلاوت فرماتیں تو اسے یوں لہک لہک کر پڑھتیں جیسے ان پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی ہو۔ زندگی بھر دینی اقدار کے ساتھ انہیں والہانہ لگاؤ رہا۔ مجھے اپنے بچپن کے وہ گزرے دن آج بھی اچھی طرح یاد ہیں کہ فجر کی عبادت باجماعت ادائیگی کے بعد جس وقت تک میں (اسی طرح دوسرے بھائی بہن بھی) قاعدہ یا کلام الٰہی نہ پڑھ لیا کرتا وہ مجھے ناشتہ ہی نہ دیا کرتیں تھیں۔

وہ "دست باکار دل بایار" کے مصداق اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے مسنون دعائیں بھی پڑھتی رہتیں۔ اور کبھی کبھار دعائیہ نظمیں اور نعتیہ کلام بھی زیر لب گنگناتی نظر آ جاتیں۔ وہ دعا گو بھی بہت زیادہ تھیں۔ اور دعاؤں میں اثر کی بھی حد درجہ قائل۔ وہ دعاؤں کو تیر بہدف نسخہ سے تشبیہ دیا کرتی تھیں۔ اور ہم نے ان کی دعاؤں کو بھی فی الواقعی رنگ لاتے دیکھا۔ امی جان اپنی ذات میں بھی شرافت اور نجابت کی چلتی پھرتی تصویر تھیں۔ عاجزی اور انکساری تو جیسے ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی صابر و شاکر اور قانع قسم کی خاتون تھیں۔ کسی مشکل وقت میں بھی وہ کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کرتیں۔ وہ اس انداز فکر کو اپنی عزت نفس اور خودداری کے منافی خیال کرتیں تھیں۔ وہ طبعًا بھی بہت سادہ مزاج تھیں۔ بناوٹ ان میں نام کو نہیں تھی۔ خوراک سادہ' لباس سادہ اور طرز رہائش بھی سادہ مجھے نہیں یاد پڑتا کہ ان کے لبوں پر کبھی کوئی حرف شکایت آیا ہو۔ ان کی عمومی زندگی کا مجموعی رویہ ہی کچھ ایسا تھا۔ ہاں انہیں اس بات کا ضرور ملال ہوتا جب وہ یہ دیکھتیں کہ اخراجات کے معاملہ میں کہیں عدم توازن کی شکایت پیدا ہو رہی ہے۔ اوز خرچ کا تناسب آمدن سے بڑھ رہا ہے یا اس کی معینہ حدود سے ٹکرا رہا ہے۔ میں نے انہیں کبھی دنیوی خواہشات کے پیچھے بھی بھاگتے نہیں دیکھا۔ انہوں نے اپنے کاسہ حیات کو ہمیشہ حرص و ہوا سے خالی ہی رکھا۔ وہ اکثر فرمایا کرتیں کہ مجھے ایسا مال نہیں چاہئے جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے مجھے غافل کر دے یا ایسی کسی غفلت کا سبب بن جائے۔ بلکہ انہوں نے ایسی دنیوی خواہشات کا منہ چڑانے کے لئے ایک عجیب رنگ اختیار کر رکھا تھا۔ ایک بار برادرم مبشر ظفر بلوچ نے بڑی چاہت کے ساتھ پوچھا آپ کو تحفہ دینا چاہتا ہوں آپ کی کیا خواہش ہے۔؟ جواباً فرمانے لگیں ایک تو مجھے کلام اللہ کی وہ جلد لے دو جس میں اس کی تفہیم بھی ہو۔ اس سے مراد ان کی..... صغیر سے تھی۔ دوسرا میری وصیت کا حساب بے باق کر دو۔ کچھ عرصہ بعد پھر بھائی نے پوچھا فرمانے لگیں اگر جیب اجازت دے تو مجھے ڈش لگوا دو۔ یہ ان کی خواہشات کا حال تھا۔ جس میں حبّ دنیا کا نہیں بلکہ حب دین کا اور عاقبت کا احساس چھپا ہوا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے امی جان کو احساس کی دولت سے مالا مال کر رکھا تھا۔ انہیں حقوق العباد کی ادائیگی کا بھی بڑا خیال رہتا۔ وہ سمجھتی تھیں کہ حقوق اللہ کی ادائیگی حقوق العباد کی ادائیگی کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ اس زینے سے گزر کر ہی آگے جانا ہو گا۔ یہی وجہ ہے کہ ان سے جس حد تک بن پڑتا وہ لوگوں کے کام آتیں۔ ان کے دکھ درد بانٹتیں۔ ان کی دلجوئی کرتیں۔ بظاہر مایوس دلوں کے اندر امید کی جوت جگاتیں۔ ان کے زخموں پر پھاہا رکھتیں۔ کسی کی علالت کا سنتیں تو ہسپتال جا کر یا ان کے گھر پہنچ کر عیادت تک کر آیا کرتیں۔ ہمسایوں کے حقوق کا بھی انہیں بہت خیال رہتا۔ اسی طرح غریب قرابت داروں کی اور دیگر مستحقین کی چپکے چپکے اور حسب توفیق مدد کرتے رہنا تو گویا امی جان کا دل پسند مشغلہ تھا۔ میرے ددھیال میں سے کچھ رشتے داروں نے ابھی تک اپنی آبائی اور پہاڑی طرز کی بودوباش نہیں چھوڑی۔ وہ قریباً معلوم دنیا سے کٹے ہوئے ہی ہیں۔ اور ان سے رابطہ قائم کرنا بھی کوئی اتنا آسان کام نہیں۔ لیکن میں نے دیکھا کہ امی جان ان دور پار کے لوگوں کے لئے بھی اپنے دل میں نرم گوشہ رکھتی تھیں۔ اور ان کی عزت نفس کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کی اعانت بھی کرتی رہتیں۔ امی جان ایک سگھڑ اور کفایت شعار عورت کی تعریف پر بالکل پورا اترتی تھیں۔ فضول خرچی اور اسراف سے انہیں بہت نفرت تھی۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ میں نے زندگی میں کبھی انہیں فضول خرچی کرتے نہیں دیکھا۔ مگر جہاں بات کسی کی ہمدردی کی ہوئی وہاں پھر وہ ایسی باریکی میں نہ جایا کرتیں۔ ان کے انتقال سے کچھ پہلے کا واقعہ ہے کہ ایک بار کسی کام کے سلسلہ میں بازار تشریف لے گئیں تو وہاں سے واپسی پر یکہ کروایا۔ یکہ بان نے سفر کی نسبت زائد کرایہ بتایا۔ فرمانے لگیں یہ تو بہت زیادہ ہے۔ اس پر یکہ بان نے نم آنکھوں کے ساتھ اپنے بیٹے کی بیماری کا سارا حال کہہ سنایا تو پھر اسے نہ صرف منہ مانگے دام ادا کر دیئے بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ رقم اکٹھی کر کے دے دی اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ آئندہ بھی جب کبھی ضرورت ہو تو یہ میرا غریب خانہ ہے۔ بلا روک ٹوک چلے آنا۔ اور وہ ڈھیروں دعائیں دیتا ہوا وہاں سے واپس لوٹا۔ بہت پرانی بات ہے ہمارے کسی عزیز کو اپنے کاروبار کو بڑھاوا دینے کے لئے رقم کی ضرورت پڑی تو انہوں نے اس ضمن میں والد صاحب سے بات کی۔ ابا جان نے امی جان سے ذکر کیا۔ چونکہ ان دنوں اور ان وقتوں میں بہت زیادہ اور وہ بھی نقد رقم بوجہ عیالداری اور لگی بندھی آمدن کے باعث ہمارے ہاں بھی "شجر ممنوعہ" کا درجہ رکھتی تھی۔ اس لئے دیکھتے ہی دیکھتے نوبت امی جان کے کل زیورات تک پہنچ گئی۔ اور وہ آن واحد میں نیلام ہو کر ان صاحب کی حاجت روائی کے کام آ گئے۔ یہ جو کہا اور سمجھا جاتا ہے کہ زیورات عورتوں کی کمزوری ہوتے ہیں۔ اللہ کی اس بندی نے اک ادائے بے نیازی کے ساتھ اسے بھی تج دیا کہ ان کی سوچ کے پیچھے ایک شخص کی بے لوث مدد کا جذبہ کار فرما تھا۔ وہ حساس بھی اس حد تک تھیں کہ کسی کو تکلیف میں مبتلا دیکھتیں تو یوں لگتا جیسے خود اس سے گزر رہی ہیں۔ اپنی وفات سے محض دو روز قبل انتہائی دکھ بھرے لہجے اور درد میں ڈوبی ہوئی آواز میں فون پر فرمانے لگیں کہ طارق بیٹا! اپنی ممانی نصیرہ کے لئے دعا کرو۔ وہ ٹھیک نہیں رہتیں۔ ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق ان کی بیماری بھی قریب قریب وہی یا ویسی ہی ہے۔ جیسی کہ بھائی مجید (یعنی ان کے شوہر) کی تھی۔ وہ موذی مرض سرطان کی طرف اشارہ کر رہی تھیں۔ مگر کسی انجانے سے خوف کے باعث اس کے ذکر سے ہچکچا بھی رہی تھیں۔ ممانی کی زندگی کی دعا دینے اور دلوانے والی خود اس حقیقت سے بے خبر تھی کہ ملک الموت اس کے اپنے وقت مقررہ کا پروانہ ہاتھوں میں لئے سر پر پہنچ چکا ہے۔

امی جان اگرچہ کسی قدر فربہ مائل ہو چکی تھیں اور گھٹنوں کی مستقل درد کے باعث مضمحل بھی۔ لیکن اس کے باوجود ان کی کوشش یہی ہوتی کہ اپنے سب کام اپنے ہی ہاتھوں سے نمٹا دوں۔ کسی دوسرے کو غیر ضروری تکلیف نہ دوں۔ ان کا خیال تھا کہ یہ بھی حصول برکت کا ایک یقینی ذریعہ ہے۔ چونکہ فطرتاً اور طبعًا بھی بہت سادہ اور محنتی تھیں اس لئے کسی کام کو عار بھی نہ سمجھتیں۔ اس لئے اپنے سب ہی کام خوش ہو کر کرتیں۔

میں جب اپنے عہد ماضی پر ایک طائرانہ سی نگاہ ڈالتا ہوں تو مجھے ان لامتناہی احسانات اور التفات کا حد نظر تک پھیلا ایک ایسا سلسلہ دکھائی دیتا ہے جسے میں تو کیا میری سوچ بھی سر نہیں کر سکتی۔ ہاں پیاری امی جان کی اس ایک عنایت کو تو میں عمر بھر نہیں بھلا سکوں گا۔ کیونکہ باقی سب یادوں اور باتوں' عنایتوں اور مہربانیوں کا بنیادی تعلق ہی اس ایک یاد اور عنایت سے جڑا ہوا ہے۔ اور یہ واقعہ مجھے حیات نو دیئے جانے سے متعلق ہے۔ یعنی اس سلسلہ میں ان کی شبانہ روز عملی کوششوں سے۔ ان کی محنت شاقہ سے اور نیم شبی دعاؤں سے۔ یہ تب کی بات ہے جب شروع بچپن میں فالج کے ایک مہلک وار سے میرے وجود کی کونپلیں عین ان کے نکھار کے وقت بالکل مرجھا گئی تھیں۔ اور عناصر میں عدم اعتدال کی شکایت پیدا ہو چکی تھی۔ بلکہ زندگی تک کا امکان بھی گھٹتا بڑھتا دکھائی دینے لگا تھا۔ تب ان دنوں اور لمحوں میں میری پیاری امی جان نے مجھ پر جو محنت اور توجہ کی تھی اور جس شفقت اور مشقت کے ساتھ مجھے بیٹھنا سکھایا پاؤں پر کھڑا ہونا اور پھر چلنا سکھایا کہ میں بھی زندگی کی دوڑ میں شامل ہو سکوں۔ اس لئے میں جب ان کے اس سارے احساس کو اپنی چشم تصور میں مجتمع کرتے ہوئے لاتا ہوں اور پھر ساتھ ہی یہ خیال بھی کرتا ہوں کہ اب وہ عظیم ہستی ہمارے درمیان موجود نہیں ہے تو میری نس نس اور رگ رگ میں ایک ناقابل بیان سی غمگینی اور اداسی کا احساس چھا جاتا ہے۔ اور مجھے یوں لگنے لگتا ہے جیسے پہلے تو امی جان کی کوششوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل خاص سے بچ گیا تھا' لیکن اب کی بار شاید جانبر نہ ہو سکوں۔ وہ کون سا دروازہ تھا جسے امی جان نے میری خاطر نہ کھٹکھٹایا ہو وہ کون سا حاذق حکیم تھا جہاں مجھے امی اٹھا کر نہ لے گئی ہوں۔ وہ کونسا ڈاکٹر تھا جس سے مشورہ نہ لیا ہو۔ یعنی انہوں نے اپنے وسائل کے مطابق ہر نسخہ اور ہر حربہ آزمایا میرا خیال ہے برس ہا برس پہلے میرے والدین کی قابل رشک صحت ہی ان کا واحد وسیلہ ہوئی ہو گی۔ جبھی تو وہ مجھے گود میں اٹھائے ہر جگہ پاپیادہ ہی چل پڑتے تھے۔ احمد نگر سے ربوہ تک بطور خاص ٹریفک ناپید ہوا کرتی تھی۔ امی جان مجھے بتایا کرتیں تھیں کہ میں تجھے اس مقصد کے لئے ہر روز گاؤں سے ربوہ پیدل لے جایا اور لایا کرتی تھی۔ مالشیں کرتی تھی۔ کہ تم جلد از جلد اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل خاص اور کمال مہربانی کے ساتھ امی جان کی ان سب کوششوں میں برکت ڈالی۔ اور آج میں انہی ظاہری کوششوں کے طفیل بفضل تعالیٰ نہ صرف زندہ ہوں بلکہ امی جان کی یادوں کو کھرچ کھرچ کر تازہ بھی کر رہا ہوں۔ اور صفحہ قرطاس پر منتقل بھی۔ لگتا ہے جیسے انہی جانگسل لمحات کے دوران ہی کہیں ہم ماں بیٹا کے درمیان عشق کا رشتہ استوار ہو گیا تھا۔ لیکن میرا المیہ ملاحظہ ہو کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے اس قابل بنایا کہ میں بھی ان کی کوئی خدمت کر سکوں' جن کی محبت عمر بھر میری خدمت گر رہی تو وہ چل بسیں۔ اور میں سوچتا ہوں

کس کو اب ہو گا وطن میں آہ! میرا انتظار؟

باقی صفحہ 5 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد محمود طاہر- ایم اے (ابلاغیات)

سب سے پہلے اخبار

ابتداءً سب سے پہلا اخبار کب جاری ہوا؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس میں یقیناً اختلاف کی گنجائش موجود ہے کیونکہ پہلا اخبار قلمی تھا اس لئے آراء مختلف ہو سکتی ہیں۔ بہرحال رومن راج میں جولیس سیزر وہ شخص تھا جس نے قبل مسیح میں خبروں کے بارہ میں سنجیدہ قدم اٹھایا اور حکومتی سرگرمیوں کو عوام تک پہنچانے کے لئے ایک اخبار نما بلیٹن لوگوں کے لئے دیوار پر آویزاں کرنے کا حکم دیا اس اخبار کا نام تھا Actadurna یعنی Daily Acts

اخبار نویسی کی طرف دوسرا سنجیدہ قدم چین میں ساتویں اور آٹھویں صدی عیسوی میں اٹھایا گیا۔ جب اہل چین نے ٹائپ ایجاد کیا اور کتب کی اشاعت شروع ہو گئی۔ اسی زمانے میں پیکنگ گزٹ شائع ہونا شروع ہوا اسے ہم پرانا اخبار کہہ سکتے ہیں کیونکہ یہ وہ زمانہ ہے جب کہ ابھی ٹائپ یا پریس کا وجود چین کے علاوہ دنیا کے دوسرے کسی خطے میں نہیں تھا۔ بلکہ اس سے کئی صدیوں بعد پرنٹنگ پریس کی ایجاد یورپ میں ہوئی۔ اس لحاظ سے اہل چین دوسری دنیا پر برتری رکھتے ہیں۔ ٹائپ کے علاوہ کاغذ بھی اہل چین نے ہی پہلے ایجاد کیا تھا۔

یورپ یورپ میں پرنٹنگ پریس کی ایجاد کا سہرا ایک جرمن باشندے جوہان گوٹن برگ Johann Gutenberg کے سر ہے جس نے پندرہویں صدی کے نصف میں پریس ایجاد کیا۔ اس ایجاد سے پورے یورپ میں اشاعت کی دنیا میں ایک انقلاب برپا ہو گیا۔

یورپ میں پہلا مطبوعہ اخبار 1609ء میں جرمن سے جاری ہوا اس کا نام تھا Avisa Relation oder Zeitung انگلینڈ سے پہلا باقاعدہ انگریزی اخبار 1620ء میں جاری ہوا اس کا نام Weekly News تھا۔ فرانس میں پہلا اخبار Gazette de France تھا جو 1631ء میں جاری ہوا۔

امریکہ امریکہ کا سب سے پہلا جاری ہونے والا اخبار Publick Occurences تھا جو علمی لحاظ سے مشہور شہر باسٹن سے 1690ء میں شائع ہونا شروع ہوا۔

برصغیر برصغیر پاک و ہند میں اطلاعات پہنچانے کا نظام بہت پرانا ہے اور اس سلسلہ کا آغاز منو مہاراج کے عہد سے شروع ہو چکا تھا۔ اشوک بادشاہ کے دور کی تختیاں آج بھی ملی ہیں۔ خاندان مغلیہ کے دور میں اس نظام نے بہت ترقی کی۔ بہت سے قلمی اخبار خاندان مغلیہ میں شروع ہو چکے تھے۔ اور حکومت نے باقاعدہ طور پر وقائع نویس اس مقصد کے لئے رکھے ہوئے تھے انہیں آپ جدید اصطلاح میں رپورٹر کہہ سکتے ہیں۔ ہندوستان میں پرنٹنگ پریس پرتگال کے عیسائی مشنری لے کر آئے تھے۔ ہندوستان میں یہ اکبر بادشاہ کا دور تھا اور یہ بات سولہویں صدی عیسوی کی ہے۔ برصغیر میں صحافت کی یعنی مطبوعہ صحافت کی ابتدا صوبہ بنگال کے شہر کلکتہ سے ہوئی یہ علاقہ ایسٹ انڈیا کمپنی کا صدر مقام تھا۔

برصغیر میں پہلا اخبار 1780ء میں جاری ہوا اس کا نام بنگال گزٹ یا کلکتہ جنرل ایڈورٹائزر تھا۔ اس کو کلکتہ سے جیمز آگسٹائن ہکی نے جاری کیا یہ اخبار اپنے ایڈیٹر اور مالک کے نام کی وجہ سے "ہکیز گزٹ" سے مشہور ہے۔ یہ اخبار ہفت روزہ تھا اور دو سال تک جاری رہا۔ اس کے اجراء کے بعد کلکتہ کے علاوہ مدراس اور بمبئی سے مزید اخبارات جاری ہونے شروع ہو گئے اور ابتداء میں یہ سب انگریزی زبان میں تھے اور برطانیہ کی زیادہ تر خبروں پر منحصر ہوتے تھے۔

برصغیر کا پہلا دیسی اخبار ہکی گزٹ کی اشاعت کے 26 سال بعد یعنی 1816ء میں ہندوستانی زبان میں پہلا اخبار بھی کلکتہ سے جاری ہوا اور یہ اخبار بنگالی زبان میں جاری ہوا۔ اس کو گنگا دھرم بھاٹا چاریہ نے جاری کیا اور اس کا نام بنگال گزٹ تھا۔

فارسی کا پہلا اخبار ہندوستان سے اپریل 1822ء میں کلکتہ سے نکلنا شروع ہوا اس کا نام مراۃ الاخبار تھا۔ اس کو راجہ رام موہن رائے نے جاری کیا جو ہندوستانی صحافت میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں انہوں نے مختلف زبانوں میں متعدد اخبارات نکالے۔

اردو اردو کا پہلا اخبار "جام جہاں نما" تھا یہ بھی کلکتہ سے نکلنا شروع ہوا اس کے ایڈیٹر منشی سدا سکھ تھے۔ اس نام سے ایک سال قبل فارسی زبان میں میں اخبار جاری ہوا تھا اور اگلے سال اردو اخبار بھی شروع ہو گیا۔

اردو کا پہلا باقاعدہ اخبار "دہلی اردو اخبار" تھا جس کو مولانا محمد حسین آزاد کے والد مولوی محمد باقر نے دہلی سے 1837ء میں جاری کیا تھا مولوی محمد باقر کو 1857ء کی جنگ میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔

ہندی زبان میں پہلا اخبار "اودنت مارتنڈ" تھا جو 1826ء میں کلکتہ سے جاری ہوا۔ ابتدائی صحافت میں کلکتہ کو مرکز صحافت کا مقام حاصل ہے۔ لاہور سے پہلا اردو اخبار "کوہ نور" تھا جس کو 1850ء میں منشی ہرسکھ رائے نے جاری کیا۔

جماعت احمدیہ کا پہلا اخبار جماعت احمدیہ کا پہلا اخبار جماعت کے قیام کے آٹھ سال بعد اکتوبر 1897ء میں جاری ہوا اس اخبار ہفت روزہ جس کا نام "الحکم" تھا کو ایک کہنہ مشق صحافی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے امرتسر سے جاری کیا۔ اگلے سال 1898ء میں یہ اخبار قادیان میں منتقل ہو گیا۔

جماعت احمدیہ کا دوسرا اخبار "البدر" تھا جس کو مکرم منشی محمد افضل صاحب نے اکتوبر 1902ء میں قادیان سے جاری کیا اور ان کی وفات کے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو اخبار البدر کی ادارت سونپ دی۔ ان دونوں اخبارات کو حضرت بانی سلسلہ کے ملفوظات' تقاریر' مصروفیات اور ابتدائی جماعتی سرگرمیوں کے ریکارڈ کو محفوظ کرنے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت بانی سلسلہ نے ان دونوں اخبارات کو اپنے "دو بازو" قرار دیا ہے۔

جماعت کا پہلا روزنامہ جماعت احمدیہ کا پہلا روزنامہ اخبار "الفضل" ہے جو اب تک کا واحد روزنامہ اخبار ہے۔ اس اخبار کو جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے منصب امامت پر فائز ہونے سے پہلے 1913ء میں قادیان سے جاری کیا۔ ابتدا میں یہ ہفت روزہ تھا پھر مختلف اوقات میں کبھی سہ روزہ ہوا' کبھی ہفتہ میں دو بار یا چار بار چھپتا رہا اور بالآخر 8 مارچ 1935ء کو یہ بطور روزنامہ چھپنا شروع ہو گیا اور خدا کے فضل سے اب تک باقاعدگی سے جاری ہے۔ تقسیم ہند کے بعد الفضل قادیان سے لاہور اور پھر ربوہ میں منتقل ہو گیا۔ 1953ء میں اس پر ایک سال کی پابندی لگا دی گئی اور پھر دسمبر 1984ء سے نومبر 1988ء تک بھی یہ بند ہونے پر مجبور ہوا۔ 1990ء میں بھی اسے دو ماہ کے لئے بند کیا گیا۔ 1988ء سے اب تک اس دور میں اس کی ادارت کے فرائض محترم مولانا نسیم سیفی صاحب کے سپرد ہیں جو صحافت کے میدان میں وسیع اور طویل تجربہ رکھتے ہیں۔

یاد رفتگان

سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ

مکرم چوہدری محمد حسین صاحب

مکرم چوہدری محمد حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ کوٹ گھمن (امارت پوہلہ مہاراں) ضلع نارووال مورخہ 6- ستمبر کو مختصر علالت کے بعد اپنے مولائے حقیقی کو جا ملے۔

موصوف کو 1953ء میں امامت ثانیہ میں احمدیت میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ آپ نہایت مخلص اور نڈر احمدی تھے انتہائی مخالفت میں بھی استقامت کا نمونہ دکھایا غالباً 1977ء میں جماعت احمدیہ کوٹ گھمن کا قیام عمل میں آیا اس وقت سے لے کر آخری دم تک صدر جماعت کے فرائض بڑی خوش اسلوبی سے ادا کیے۔ مکرم چوہدری صاحب کو امامت احمدیہ کے ساتھ بے پناہ عقیدت تھی۔ مرکز سے کوئی مرکزی نمائندہ جاتا اس کی بہت عزت کرتے کہ میرے آقا کا نمائندہ ہے۔ جب سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع لندن گئے ہیں جب بھی کسی محفل میں آپ کا ذکر آتا ان کی آنکھیں آپ کی جدائی و محبت میں اشکبار نظر آئیں۔ موصوف بہت سی صفات کے حامل تھے۔ عبادات کی بہت پابندی کرنے والے تھے یہاں تک کہ آخر شب کی عبادت کا بھی بڑی باقاعدگی سے اہتمام کرتے تھے راستباز' دیانتدار تھے علاقہ کے غیر از جماعت لوگ بھی ان کی نیک سیرت اور راستباز ہونے کی وجہ سے بہت عزت و احترام کرتے تھے۔

قارئین الفضل دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ امین۔

بقیہ صفحہ 4

کون میرا خط نہ آنے سے رہے گا بے قرار؟
خاکِ مرقد پر تیری لے کر یہ فریاد آؤں گا
اب دعائے نیم شب میں کس کو میں یاد آؤں گا؟

گو وہ آج پیارا چہرہ اور حیات بخش وجود ہمارے درمیان موجود نہیں ہے۔ لیکن ان کی خوبصورت یادیں اور بامقصد باتیں ہمارے دلوں میں ہمیشہ ہی اور ایسے ہی زندہ رہیں گی جسے گھپ اندھیروں میں آسمان پر چمکتے ستارے' یا سطح آب پر ماہ کامل کی منعکس ہوتی اور جھلمل جھلمل کرتی روپہلی کرنیں۔ اس پیار بھرے وجود کا یوں آناً فاناً چھپ جانا میرے بلکہ ہم سب کے لئے ہی یقیناً ایک تکلیف دہ حادثہ ہے۔ لیکن ہمارے ایمان کا تقاضہ ہے کہ ہم بھی وہی بات کہیں کہ میرا قلب غمگین اور آنکھ نم ہے لیکن میں ہر حال میں راضی برضائے تعالیٰ رہوں گا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ میری پیاری امی جان کے درجات بلند کرے۔ اور ان کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے اپنے صالحین اور صادقین کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے۔ اسی طرح قارئین الفضل سے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کا بھی اور ہمیشہ ہی حامی و ناصر اور مددگار رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الممملکتی حالات - واقعات - شخصیات

روس کی اپوزیشن کا مطالبہ

رشین فیڈریشن کی اپوزیشن نے صدر یلسن کی دل کی بیماری کے طول پکڑ جانے پر کہا ہے کہ اب صدر اپنے فرائض کی انجام دہی سے قاصر ہیں لہٰذا ملک میں نئے صدارتی انتخاب کرائے جائیں۔ اس سے قبل صدر یلسن اپنے دل کے متوقع آپریشن کے پیش نظر اپنے بعض اختیارات وزیراعظم چرنومرڈین کو منتقل کر چکے ہیں۔

روسی صدر کے ایک ڈاکٹر نے حال ہی میں انکشاف کیا ہے کہ صدر یلسن پر اس موسم گرما میں دل کا ایک حملہ ہوا تھا۔ لیکن کریملن نے اس دوران صدر کی بیماری کے بارے میں پر اسرار خاموشی اختیار کئے رکھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ صدر اپنی دوسری مدت کے عہدہ صدارت کا انتخاب لڑ رہے تھے۔

65 سالہ صدر یلسن کا دل کا ایک بڑا اور پیچیدہ آپریشن چند روز میں متوقع ہے اور صدر اس وقت ہسپتال میں داخل ہیں۔ صدر یلسن کی عمومی صحت اچھی نہیں ہے اس لئے ان کے معالج دل کے اس پیچیدہ آپریشن میں تاخیر کر رہے ہیں اب یہ کہا جا رہا ہے کہ شاید ان کے معالج ان کا آپریشن نہ کرنے کا مشورہ دیں اور دواؤں ہی کے ذریعے صدر کی صحت بحال کرنے کی کوششیں کریں۔ صدر کے اس آپریشن کی پیچیدگی کی وجہ سے اس آپریشن سے ان کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے صدر یلسن کے بڑے مد مقابل مسٹر گناڈی زیوگونوف نے مطالبہ کیا ہے کہ صدر اپنے فرائض انجام نہیں دے سکتے اور ان کی صحت طویل عرصہ تک بحال ہونے کا امکان نہیں ہے لہٰذا نئے صدارتی انتخاب کروائے جائیں۔ مسٹر گناڈی زیوگونوف کمیونسٹ ہیں اور انہوں نے صدر یلسن کو صدارتی انتخاب میں سخت مقابلے سے دوچار کیا تھا۔ مغربی ملکوں نے صدر یلسن کی انتخاب میں ان کی بھرپور حمایت کی تھی اور کمیونسٹ رہنما کی شکست پر اطمینان کا سانس لیا تھا۔ اب اگر دوبارہ صدارتی انتخاب ہوں تو مسٹر گناڈی زیوگونوف کی کامیابی کا خاصا امکان ہے۔

روس کی پارلیمنٹ کے سپیکر نے بھی جو کمیونسٹ ہیں صدر کی بیماری کے پیش نظر نئے صدارتی انتخابات کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔

ooo

عراقی فوج کی طاقت؟

عراق کے صدر صدام حسین نے کہا ہے کہ عراقی فوج نے کردستان کے شہر اربیل پر سے کردوں کی پارٹی کے ڈی پی (کرد ڈیمو کریٹک پارٹی) کا قبضہ چھڑوا کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ ایک ایسی طاقت ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ عراقی صدر نے اپنی کابینہ کے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عراقی فوج نے جو کارنامہ سرانجام دیا ہے وہ عراق کی طاقت اور اہلیت کا اظہار ہے۔

یاد رہے کہ کرد ڈیمو کریٹک پارٹی (کے ڈی پی) ایران نواز ہے اور عراق کے صدر صدام حسین کی مخالف ہے کردوں کی عراق نواز پارٹی نے عراق کو حملہ کی دعوت دی تھی چنانچہ عراقی فوج نے تیز رفتاری سے ایکشن کیا اور اربیل کے شہر سے ایران نواز پارٹی کے اقتدار کا بزور خاتمہ کر دیا۔ جس پر امریکہ اور دیگر ممالک نے سخت رد عمل کا اظہار کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ امریکہ نے خلیج کی جنگ کے بعد کردوں کے اس علاقے کو اپنی دانست میں عراق سے الگ کر دیا تھا اور کردوں کو خود مختار قرار دے دیا تھا۔ لیکن عراق نے کہا تھا کہ وہ امریکہ کے اس فیصلے کو نہیں مانتا۔ اور یہ کہ کردوں کا علاقہ عراق کا حصہ ہے۔ اس لئے اس نے اپنے ہی علاقے میں کارروائی کی ہے۔ عراق کی افواج نے جو پیش قدمی کی تھی اس پر امریکہ نے عراق کو سزا دینے کے لئے اس پر دو فضائی حملے کئے۔ لیکن کردوں کے علاقے میں جس کرد پارٹی کو نکال باہر کیا گیا وہ ابھی تک اقتدار سے باہر ہے۔

ooo

شام اور لبنان کی افواج سرحدوں پر

لبنان نے اسرائیل کے زیر تسلط علاقے کے ساتھ ساتھ اپنی فوجیں جمع کرنا شروع کر دی ہیں۔ تاہم لبنان کے فوجی ذرائع نے افواج کی تعداد نہیں بتائی۔

اس سے قبل شام نے اپنے 35 ہزار فوجیوں کو لبنان سے وادی بقا میں تعینات کر دیا تھا۔ وادی بقا کا علاقہ اسرائیل کے خود ساختہ سیکیورٹی زون کے قریب ہے۔ شام نے کہا ہے کہ اس کی فوجوں کی نقل و حرکت محض دفاعی نوعیت کی ہے۔ یاد رہے کہ وادی بقا ایران نواز شیعہ حزب اللہ کا گڑھ ہے اور حزب اللہ کے گوریلے اسی علاقے سے اسرائیل پر حملے کرتے رہتے ہیں۔

ادھر مصر کے وزارت خارجہ نے گزشتہ روز اسرائیلی وزیراعظم پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیلی وزیراعظم کو اسرائیل کی سیکیورٹی کا خبط ہو گیا ہے۔ مسٹر نیتن یاہو مشرق وسطی مذاکرات کو ہر لمحہ اسرائیل کی سیکیورٹی سے منتھی کرتے رہتے ہیں۔ مصری وزارت خارجہ کے افسر نے کہا کہ اسرائیلی وزیراعظم کو کسی ماہر نفسیات سے رجوع کرنا چاہئے۔

دریں اثناء اسرائیل کے وزیراعظم کے مشیر برائے خارجہ پالیسی مسٹر ڈور گولڈ نے گزشتہ روز غیر متوقع طور پر اردن کا دورہ کیا۔ مسٹر ڈور گولڈ کو لینے کے لئے اردن کی فضائیہ کا ایک ہیلی کاپٹر بیت المقدس آیا تھا۔

ooo

ایرانی صدر کی تیسری ٹرم سے انکار

ایران کے روحانی رہنما جو ملک کی سب سے زیادہ مقتدر شخصیت شمار ہوتے ہیں' آیت اللہ خامینائی نے ایران کے صدر مسٹر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی کو تیسری مرتبہ صدارتی انتخاب میں حصہ لینے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ مسٹر رفسنجانی کو تیسری بار صدارتی انتخاب میں حصہ لینے کے لئے آئین میں ترمیم نہیں کی جائے گی۔ آئین کے مطابق ایران کے صدر دو ٹرم سے زیادہ مدت کے لئے انتخاب میں حصہ نہیں لے سکتے۔ آیت اللہ خامینائی نے جو ایرانی لیڈر خمینی کے جانشین ہیں کہا ہے کہ مسٹر رفسنجانی اپنی صدارت کی میعاد ختم ہونے کے بعد کسی اور حیثیت میں خدمات سرانجام دے سکتے ہیں۔

ایران میں صدر رفسنجانی اس وقت بہت طاقتور شخصیت شمار ہوتے ہیں۔ اگر وہ تیسری بار انتخاب لڑیں تو ان کی کامیابی کا بہت زیادہ امکان ہے۔ لیکن آیت اللہ خامینائی کے اس بیان کے بعد ان کی طاقت کو زبردست دھچکا لگا ہے۔

ooo

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 3- اکتوبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس (نیا)۔
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن۔ لائف سٹائل۔ المائدہ بینگن کا بھرتہ۔
2-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھک کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ 96-10-2 (دوبارہ)۔
3-00 عربی زبان سیکھئے۔
3-30 عربی پروگرام۔ قصیدہ نظم۔
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
4-30 چلڈرنز پروگرام۔
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
6-00 درثمین حصہ 10۔ (دوبارہ)۔
6-30 متفرق پروگرام۔
7-00 (صبح) اردو کلاس۔ (دوبارہ)۔
8-00 عربی زبان سیکھئے۔ (دوبارہ)۔
8-30 عربی پروگرام۔ قصیدہ نظم۔
9-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھک کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ 96-10-2 (دوبارہ)۔
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 سندھی پروگرام۔
12-00 (دوپہر) احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ المائدۃ بیگن کا بھرتہ۔ (دوبارہ)۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو پروگرام۔ حضرت امام جماعت الثانی کا عشق کلام الٰہی۔
3-00 (سہ پہر) ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ (سابقہ اقساط دوبارہ)
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
4-30 ڈچ زبان سیکھئے۔
5-00 چینی پروگرام۔ (۔) اصول کی فلاسفی۔
6-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھک کلاس۔ از حضرت امام جماعت الرابع۔ 96-10-3 (نیا)۔
7-00 کوئز پروگرام۔ سیرت کے متعلق۔ از مجلس خدام پاکستان۔ حصہ دوئم۔
7-30 الزامات کے جوابات از حضرت امام جماعت الرابع۔ سیشن 10۔ 94-3-17۔
8-00 لقاء مع العرب۔ (نیا)۔
9-00 بوسنین پروگرام۔
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت الرابع۔
11-00 جرمن پروگرام۔

بقیہ صفحہ 3

بجے شب دعا پر ختم ہوئی۔ اور احباب رخصت ہوئے۔

26 جولائی بروز پیر دعا کے بعد علی الصبح گھر سے روانہ ہوئے۔ ائرپورٹ پر چند احباب موجود تھے۔ وہاں بھی دعا کی۔ زاہدان کے لئے ہوائی جہاز میں سوار ہوا۔ اس سفر میں اخویم عبدالخالق بٹ بھی پاکستان آ رہے تھے۔ ان کی معیت کی وجہ سے بہت سہولت رہی۔

بعد ازاں تین بجے کے قریب ائرپورٹ سے احباب جماعت کے ساتھ کاروں میں گھر پہنچے۔ دوستوں نے حسب سابق بعد مغرب دو تین روز میں ایران کے حالات سنے۔ کوئٹہ سے 31۔ جولائی کو روانہ ہو کر یکم اگست کو چنیوٹ سٹیشن پر اتر کر بذریعہ کار بارہ بجے شب بخیر و عافیت بیت العطاء ربوہ پہنچ گئے۔ تمام محسنوں اور دعا کرنے والوں کا بہت بہت شکریہ۔

خاکسار

ابو العطاء

(الفرقان اگست 1976ء ص 25 تا 32 اور 40)

واقفین نو کے والدین توجہ فرمائیں!

○ کلام الٰہی کی جو آیات اور سورتیں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنی عبادتوں میں عموماً تلاوت فرماتے ہیں ان کی فہرست سیکرٹریان وقف نو کو بھجوا دی گئی ہے۔

کیا آپ نے وہ آیات اور سورتیں اپنے واقفین نو بچوں کو یاد کروانی شروع کر دی ہیں۔

(وکالت وقف نو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل

آج کے پروگرام

سوموار30۔ستمبر۔1996ء

12-00 (رات)اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔
1-00 لندن سے ایک خط
1-30 افتتاحی خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ جلسہ سالانہ یو کے۔ 26-7-96۔
3-30 نارویجین زبان سیکھیے۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ڈاکومنٹری۔ آئی کیمپ رپورٹ۔غانا۔
7-00 (صبح) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ(دوبارہ)۔
8-00 نارویجین زبان سیکھیے۔(دوبارہ)۔
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنز- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-(دوبارہ)۔
11-00 سرائیکی پروگرام۔
12-00 (دوپہر)لندن-سے ایک خط۔
1-00 لقاء مع العرب(دوبارہ)۔
2-00 اردو پروگرام-سیرت-از حضرت امام جماعت الثانی حصہ چہارم۔
3-00 (سہ پہر) کلام الٰہی (سابقہ اقساط (دوبارہ)۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنز-(دوبارہ)۔
5-00 انڈونیشین پروگرام-احمدیت کیا ہے۔ حصہ سوئم۔
6-00 (شام) ترجمہ کلام الٰہی-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع(نیا)۔
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام ہاکی ٹور 95'۔حصہ چہارم۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 ترکی پروگرام۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنز-
11-00 جرمن پروگرام۔

تبدیلی فون

○ درج ذیل دفاتر کے فون نمبر تبدیل ہو گئے ہیں ان کے نئے فون نمبرز حسب ذیل ہیں۔
پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ 212972
مجلس نصرت جہاں ربوہ 212967

غلام مصطفیٰ تبسم

کھیل اور کھلاڑی

پاکستان کی کرکٹ ٹیم کینیا کے چار قومی بین الاقوامی کرکٹ ٹورنامنٹ میں اپنا پہلا میچ جب ہم کھیل کا کالم لکھ رہے تھے کھیل رہی تھی۔ اس ٹورنامنٹ میں پاکستان، جنوبی افریقہ، عالمی چیمپئن سری لنکا اور میزبان ملک کینیا کی ٹیمیں شریک ہیں۔ کینیا میں ون ڈے انٹرنیشنل کے انعقاد کا یہ پہلا موقع ہے۔ اس طرح ٹیسٹ کرکٹ کھیلنے والے 9 ممالک شارجہ، بنگلہ دیش، سنگاپور، اور کینیڈا کے بعد کینیا 14واں ملک ہے جہاں محدود اوورز کی بین الاقوامی کرکٹ نے اپنا جلوہ دکھایا ہے۔ کینیا کے کئی کھلاڑی 1975ء کے عالمی کپ میں مشرقی افریقہ کی ٹیم میں شامل تھے۔ 1994ء میں کینیا نے اپنے ہاں آئی۔ سی۔ سی۔ ٹرافی کا انعقاد کیا اور خود رنراپ ہونے کی بناء پر کینیا نے عالمی کپ کھیلنے کا اعزاز حاصل کیا۔ کینیا نے ویسٹ انڈیز کے خلاف شاندار کامیابی حاصل کر کے دنیائے کرکٹ کو حیران کر دیا۔ چار قومی کرکٹ ٹورنامنٹ کے انعقاد سے کینیا بھی انٹرنیشنل کرکٹ کے دھارے میں شامل ہو گیا ہے۔ پاکستان کی کرکٹ ٹیم صحارا کپ کی تازہ ترین کامیابی کی بناء پر نفسیاتی برتری کے باوجود تین اہم کھلاڑیوں کے بغیر کینیا پہنچی ہے۔ صحارا کپ میں پاکستان نے بھارت کو پانچ ایک روزہ میچوں کی سیریز میں 2/3 سے ہرایا ہے۔ پاکستانی ٹیم نے صحارا کپ کا آغاز شکست کے ساتھ کیا لیکن پھر دنیا نے دیکھا کہ ان میچوں کا فیصلہ پانچویں اور آخری میچ میں ہوا۔ جس میں بارش سے متاثرہ پچ پر ٹاس جیت کر وسیم اکرم نے اسپین باؤلنگ کے زور پر فیصلہ کن کامیابی حاصل کر لی۔ ایک ایسی سیریز جس میں اسپنرز نمایاں رہے۔ پاکستانی بیٹسمین مستقل مزاجی کا مظاہرہ کرنے میں ناکام رہے۔ عامر سہیل دورہ انگلستان میں جس گرداب میں پھنسے تھے اس سے وہ ٹورانٹو میں بھی نہ نکل پائے۔ البتہ آخری ایک روزہ میچ میں بہترین اننگز کھیل گئے۔ سعید انور نے ایک روزہ کرکٹ کی روایتی جھلک دکھائی اور اعجاز احمد نے بھی ایک منجھے ہوئے بیٹسمین کا پتہ دیا۔ سلیم الٰہی نے مایوس کن کارکردگی دکھائی۔ سلیم ملک کی دو خوبصورت اننگز نے ان کی موجودگی کو زندہ رکھا۔ بولنگ میں مشتاق احمد اور ثقلین مشتاق کی کارکردگی نمایاں رہی۔ وسیم اکرم نے طویل انتظار کے بعد کسی ون ڈے میں چار وکٹیں حاصل کیں۔ وقار یونس کی کارکردگی مایوس کن رہی۔ نئے کھلاڑی اظہر محمود ایک میچ میں بولر کے طور پر کامیاب ضرور رہے لیکن آل راؤنڈر والی بات فی الحال نظر نہیں آئی۔

پاکستانی بیٹسمینوں کی غیر مستقل مزاجی کا سلسلہ اگر کینیا میں بھی جاری رہا تو سری لنکا اور جنوبی افریقہ کے خلاف مطلوبہ نتائج کا حصول مشکل ہو سکتا ہے۔ پھر سب سے اہم بات یہ ہے کہ کینیا کے اس ٹورنامنٹ میں پاکستانی ٹیم اپنے تجربہ کار لیگ اسپنر مشتاق احمد سے محروم ہے۔ مشتاق احمد اور انضمام الحق کو ڈاکٹرز نے گھٹنے کے آپریشن کا مشورہ دیا ہے۔

ایک روزہ کرکٹ کی اس بہتات اور غیر مستقل سفر کی وجہ سے ٹیم کے کوچ مشتاق محمد بھی پریشان ہیں اور وہ اسے کھلاڑیوں کی فٹنس کے لئے نقصان دہ سمجھتے ہیں۔

میچوں کا پروگرام

28۔ ستمبر۔ کینیا بمقابلہ سری لنکا
29۔ ستمبر۔ پاکستان بمقابلہ جنوبی افریقہ
(یہ دونوں میچ ہو چکے ہیں)
یکم اکتوبر۔ جنوبی افریقہ بمقابلہ سری لنکا
2۔ اکتوبر۔ پاکستان بمقابلہ کینیا
4۔ اکتوبر۔ جنوبی افریقہ بمقابلہ کینیا۔
5۔ اکتوبر۔ پاکستان بمقابلہ سری لنکا
6۔ اکتوبر۔ فائنل
7۔ اکتوبر متبادل دن (بارش کی صورت میں)

ایس پے ٹی وی نیروبی میں ہونے والی چار ملکی ٹورنامنٹ براہ راست دکھا رہا ہے۔ ایس پے ٹی وی کے ای ایس پی این سے 1997 تک کے کرکٹ میچوں کے حقوق خرید چکا ہے اس لئے پاکستان ٹیلی ویژن یہ میچ نہیں دکھا سکے گا۔ کینیا اور پاکستان وقت میں دو گھنٹے کا فرق ہے۔

دفاعی چیمپئن جان شیر خان نے گزشتہ سے پیوستہ روز صرف آدھے گھنٹہ میں اپنے مدمقابل رئیس خان کو پی۔ آئی۔ اے اوپن سکواش کے دوسرے راؤنڈ میں ہرا دیا۔

قومی جونیئر انڈر 19 کرکٹ چیمپئن شپ کا فائنل کراچی اور لاہور کے درمیان 30۔ اکتوبر سے قذافی سٹیڈیم لاہور میں کھیلا جائے گا۔ اس چار روزہ میچ کے امپائر جاوید اختر اور زیڈ آئی پاشا ہوں گے۔ کراچی پہلے ہی فائنل میں پہنچ چکی ہے جبکہ لاہور کی ایل ڈی سی اے کے خلاف سیمی فائنل میں پوزیشن مضبوط ہے اور اس کا فائنل میں پہنچنا یقینی ہے۔

سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی

اول : انصر رضا۔ نیلا گنبد لاہور
دوم : محمد شکراللہ۔ ڈسکہ سیالکوٹ
سوم : مظفر احمد۔ اقبال ٹاؤن لاہور

اللہ تعالیٰ سب کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔

(مہتمم تعلیم)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم شاہ محمد صاحب گوندل طاہر آباد ربوہ کی لڑکی ثمینہ قدسیہ اور لڑکا احمد سلام طاہر چند دنوں سے سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم چوہدری علم الدین صاحب نمبردار دارالنصر غربی ربوہ کا پچھلے دنوں ربوہ میں آنکھ کا کامیاب اپریشن ہوا تھا اب بعارضہ کھانسی علیل اور فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ نور جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری علاؤالدین علوی صاحب (راہ مولا میں جان قربان کرنے والے) گوٹھ امام بخش ضلع نواب شاہ 10- ستمبر 1996ء کو بعمر 70 سال شیخوپورہ میں وفات پاگئیں۔ آپ موصیہ تھیں ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ 11- ستمبر کو بیت المبارک میں بعد عصر جنازہ ادا کیا گیا اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

آسامیاں خالی ہیں

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ڈاکٹرز کے لئے مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں۔ مرکز میں رہ کر خدمت کرنے والوں کے لئے اچھا موقع ہے۔ تنخواہ گورنمنٹ کے سکیل کے برابر ہے۔

ای این ٹی سپیشلسٹ 1- D.L.O FCPS
سرجیکل رجسٹرار 1- MBBS
میڈیکل رجسٹرار 1- MBBS
ویمن میڈیکل آفیسر 1- MBBS
ڈینٹل سرجن 2- BDS

خواہش مند خواتین و حضرات اپنی درخواستیں 10-اکتوبر 1996ء تک دفتر فضل عمر ہسپتال ربوہ میں پہنچا دیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

آپ کا خط ملا

محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ اہلیہ محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب کینیڈا سے تحریر فرماتی ہیں۔

الفضل میں بغرض دعا آپ نے دونوں اعلان مورخہ 19۔ اگست 96ء اور 21۔ اگست 96ء میں شائع کر دیئے۔ لیکن دونوں تصحیح طلب ہیں۔ اعلان ولادت میں وجیہ گل کی بجائے فریحہ گل اور اعلان نکاح میں 22۔ جولائی کی بجائے 22۔ جون لکھا جائے۔ اس کی تصحیح ضرور شائع کر دیں ممنون ہوں گی (یہ ادارہ کی غلطی نہیں بلکہ جو اصل مسودہ ملا اسی کے مطابق اعلان شائع کیا گیا ہے۔ ادارہ)

طالب دعا۔ امۃ الرشید شوکت
اہلیہ ملک سیف الرحمٰن صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 29- ستمبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 23 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے شیڈول کے مطابق ایوان صدر میں صدر فاروق احمد لغاری سے ملاقات کی۔ دونوں نے اس ملاقات پر اپنے اطمینان کا اظہار کیا اور آئندہ ملاقاتیں جاری رکھنے کا فیصلہ کیا۔ یہ ملاقات چھ گھنٹے جاری رہی۔ وزیراعظم کے ساتھ وزیراعلیٰ سرحد آفتاب خان شیر پاؤ بھی موجود تھے۔ دونوں رہنماؤں نے وزیراعظم کے ہونے والے دورہ امریکہ۔ صدر کے غیر ملکی دورہ اور وزیراعظم کے بھائی میر مرتضیٰ بھٹو کی ہلاکت سے پیدا ہونے والی ملکی سیاسی صورت حال پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ صدر نے اپوزیشن لیڈر سے ہونے والی ملاقات کے متعلق بے نظیر بھٹو کو بتایا جبکہ وزیراعظم نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے پر عملدرآمد سے اور صدر اور اپوزیشن لیڈر کی ملاقاتوں سے جمہوریت مضبوط ہوگی۔ اس کے علاوہ وزیراعظم نے صدر کی طرف سے سپریم کورٹ میں ریفرنس بھجوانے اور پارلیمنٹ کو صدارتی پیغام پر اپنے نقطہ نظر سے آگاہ کیا۔ ملاقات کے بعد ایک ہینڈ آؤٹ جاری کیا گیا جس میں کہا گیا ہے کہ وزیراعظم امریکہ سے واپس آنے کے بعد پھر صدر سے ملیں گی۔

○ قائد حزب اختلاف محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ملک' سیاسی آئینی اقتصادی معاشی عدالتی بدامنی کرپشن اور لاقانونیت کے لحاظ سے آخری حد تک پہنچ گیا ہے۔ اس لئے بے نظیر کو مزید مہلت دینا قوم سے ناانصافی ہوگی۔ انہوں نے بتایا کہ صدر سے ایوان کے اندر سے تبدیلی کے معاملہ پر بات نہیں ہوئی۔ بحرانوں سے نکلنے کا واحد راستہ نیا مینڈیٹ ہے لیکن ان ہاؤس تبدیلی ہو سکے تو اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ توقع ہے کہ صدر میری ملاقات کو ملاقات کی حد تک ہی نہیں لیں گے۔ ہم نے ان سے آئینی اختیار استعمال کرنے کی اپیل سنگین صورت حال کے باعث کی ہے۔

○ میر مرتضیٰ بھٹو اور ان کے سات ساتھیوں کی ہلاکت کے مبینہ ذمہ وار ایس۔ ایچ۔ او۔ انسپکٹر حق نواز سیال کو تھانہ گارڈن سے پندرہ فٹ دور واقع گھر میں پولیس کے سخت پہرے کے باوجود گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ حفاظتی دستہ 25 فٹ کے فاصلے پر کھڑا رہا۔ ان کے داماد کے بیان کے مطابق مرکزی دروازے سے کود کر دو مسلح افراد۔ ان کے کمرہ میں داخل ہوئے اور انہیں کنپٹی پر گولی مار دی۔ لیکن گارڈز نے فائر کی آواز نہیں سنی۔

○ ڈسٹرکٹ ساؤتھ پولیس کراچی کی جانب سے جاری شدہ ایک پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ انسپکٹر حق نواز نے جو سانحہ کلفٹن کے بعد سے نگرانی میں تھے۔ ہفتہ کو قریباً اڑھائی بجے رات خودکشی کر لی۔ ان کے پاس ان کا سروس ریوالور تھا۔ جس میں تین گولیاں تھیں۔ جن میں سے ایک گولی انتہائی قریبی فاصلے سے چلائی گئی لیکن طبی ماہرین نے پولیس کے اس تاثر کو رد کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ حق نواز نے خودکشی نہیں کی۔ ہاتھ اور بازو ڈھیلے ڈھالے تھے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ ایوان صدر کی طرف سے اٹھائے جانے والے اقدامات کا غلط تاثر نہ لیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ بحیثیت غیر جانبدار صدر اصلاح میری آئینی ذمہ داری ہے۔ حکومت اور اپوزیشن ملک کے وسیع مفاد میں محاذ آرائی ترک کریں انہوں نے یقین دلایا کہ جمہوریت' اور قومی سلامتی کے منافی کچھ نہیں ہوگا۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ صدر ملاقاتوں میں وقت ضائع نہ کریں۔ اور حکومت کو چلتا کریں۔ حکومت جتنی جلدی چلی جائے ملک و قوم کے لئے اتنا ہی بہتر ہے ایڈوائس بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ صورت حال خراب ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن نے اسمبلیوں سے اب بھی استعفے نہ دئے تو پھر کب دے گی۔ اسمبلیاں تو ویسے ہی ٹوٹنے والی ہیں۔

○ طالبان کے قبضے کے بعد کابل میں زندگی معمول پر آگئی ہے۔ ریڈیو نشریات شروع ہو گئی ہیں۔ شہر کے تمام راستے طالبان نے کھول دئے ہیں۔ سویلین ٹریفک بحال ہو گئی ہے۔ باپردہ خواتین بازاروں میں نظر آ رہی ہیں۔ گرفتار ہونے والے سابق حکومت کے ہزاروں فوجیوں نے ہتھیار طالبان کے حوالے کر دئے ہیں۔ پبلک طالبان کے حق میں نعرے لگا رہی ہے۔ اگرچہ بی بی سی نے کہا ہے کہ طالبان نے ربانی فوج کا تعاقب شروع کر دیا ہے اور کسی وقت بھی لڑائی چھڑ سکتی ہے۔

○ فنکشنل مسلم لیگ کے صدر پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ موجودہ سیاسی حالات صحیح رخ پر جا رہے ہیں۔ اور اب صرف دنوں کی بات رہ گئی ہے۔

○ کوئٹہ اور بلوچستان کے دیگر علاقوں میں افغانستان کے سابق صدر ڈاکٹر نجیب اللہ کی پھانسی کے خلاف قوم پرست پارٹیوں کی جانب سے یوم سیاہ منایا گیا۔ غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ پی۔ ایس۔ او نے جلوس نکالا۔ تعلیمی ادارے بند کرا دئے۔ قوم پرست جماعتوں کے کارکنوں نے سیاہ جھنڈے لہرائے۔

○ طالبان کی حکومت کے سربراہ ملا محمد ربانی نے کہا ہے کہ دوستم ہمارا بھائی ہے۔ لیکن ربانی' حکمت یار اور مسعود کو ہم نہیں چھوڑیں گے۔ نجیب اللہ واجب القتل تھا اس لئے مار دیا۔ نجیب اللہ کے ساتھیوں کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا انصاف کرے اور ہماری حکومت کو اب تسلیم کر لے۔ بھارت ایران اور روس مداخلت بند کریں۔

○ بیگم نسیم ولی خان نے کہا ہے کہ ڈاکٹر نجیب کے قتل سے امن کی کرن ختم ہو گئی ہے۔ ان کی نعش ہمارے حوالے کی جائے۔ انہوں نے کہا افغانستان کی یکجہتی کے لئے ان کا زندہ رہنا ضروری تھا۔

ہر قسم کے جدید و روایتی زیورات کا مرکز۔ جدید اور معیاری ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے دیرینہ خادم نیز ہم آرڈر پر بھی آپ کی خواہش کے مطابق زیورات تیار کرتے ہیں
قمر جیولرز گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: میاں قمر لطیف فون: 04524-589

کامیاب مفید اور مؤثر ادویات
بیاض نور الدین کا مشہور علاج نسخہ — زدجام عشق ۲۴۰ روپے ۶۰ گولیاں
کمی خون گرمی جگر مثانہ کے لیے — سپر فولادی کیپسول ۳۰ عدد ۱۱۰ روپے
پٹھوں کی طاقت کیلئے — کایا پلٹ ۳۰ گولیاں ۶۰ روپے
قوت اور طاقت کے لئے — سفوف کیکر ۳۰ روپے
طاہر دواخانہ اقصیٰ روڈ رحمان کالونی ربوہ

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی) کراچی
پروپرائیٹرز: میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز
فون: 6325511 6330334

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان: 212837 گھر: 212175
پروپرائیٹرز میاں نسیم احمد طاہر میاں فرید یوسف

اہالیانِ ربوہ کیلئے خوشخبری
زیورات کی جدید فینسی ورائٹی اور عروسی ملبوسات کی دنیا میں ایک نیا لیکن منفرد نام
• لہنگا سیٹ • راجستھانی کرتہ دوپٹہ • پشواش • غرارہ • تیار دوپٹے
نیز آرڈر پر بھی کام کیا جاتا ہے۔
فرحت علی جیولرز (رجسٹرڈ) زری ہاؤس
نزد چوک حضرت اماں جان یادگار روڈ۔ ربوہ
پروپرائیٹر غلام سرور طاہر (آف شیخوپورہ) اینڈ سنز